



## سوال

(641) جناب ہم دوستی بہنیں ہیں۔ بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے الخ

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب ہم دوستی بہنیں ہیں۔ بیٹا نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ابو نے امی کو طلاق دے دی اور دوسری شادی کر لی جبکہ دوسری امی سے ہمارے چار (۳) بھائی اور ایک (۱) بہن ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ہماری امی فوت ہو گئیں انہوں نے وراثت میں دو (۲) مکان چھوڑے ایک مکان وہ ہے جو امی نے اپنا زیور بیچ کر اور کچھ ذاتی پیسے ملا کر بنایا۔ اور دوسرا مکان کا وہ حصہ ہے جو نانا جان کی طرف سے امی کو وراثت میں ملا۔

امی کی چار (۳) بہنیں حیات میں جن میں سے تین (۳) صاحب اولاد ہیں اور ہماری ایک (۱) خالہ کی کوئی اولاد نہیں۔ جبکہ ہماری ایک (۱) خالہ امی کی وفات سے بھی ۱۰، ۱۲ سال پہلے فوت ہو گئی تھیں ان کا صرف ایک (۱) بیٹا تھا اور وہ بھی امی سے تقریباً دو (۲) سال پہلے فوت ہو گیا اب اس خالہ کی صرف ایک بھتیجی ہے۔ جبکہ ہمارے ایک ماموں تھے اور وہ بھی امی سے تقریباً سات سال پہلے وفات پا چکے ہیں۔ اب ہمارے ماموں کی اولاد ہم سے دونوں مکانوں میں سے حصہ مانگتی ہے جبکہ نانا جان والے مکان میں اکثر کرایہ دار رہتے رہے ہیں۔ سوائے تین (۳) سال کے شروع سے اس مکان کا کرایہ بھی ماموں کی فیملی لیتی رہی ہے۔ برائے مہربانی آپ ہمیں قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیے کہ وہ مکان جو امی کی ذاتی ملکیت ہے اس میں سے رشتہ داروں کو کس حساب سے حصہ ملے گا اور مکان کا وہ حصہ جو نانا جان کی طرف سے امی کو ملا اس میں سے کتنا حصہ وارثوں کو ملے گا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صورت مسئلہ میں متوفات کے دونوں مکان اور دیگر مال۔ اگر موجود ہو۔ اس کی بیٹیوں و بہنوں میں تقسیم ہوں گے جو وارث رشتہ دار متوفات کی وفات سے پہلے فوت ہو چکے ہوں اس کے ترکہ میں حصہ دار نہیں۔ آپ کی تحریر کے مطابق مسئلہ کی نوعیت اس طرح بنتی ہے:

$$\text{اصل مسئلہ} = ۳ \text{ عائلہ مسئلہ} = ۲ \text{ تصحیح} \times ۲ = ۸$$

دو لڑکیاں چار بہنیں بیٹیجے

از اصل و عول



=۲... از صحیح =۲ از اصل و عمول

=۲... از تصحیح =۲ عصہ باقی ×

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {فَإِنْ كُنْ نِسَاءً فُوقَ اثْنَتَيْنِ فَلُصْنَ لِمَا تَرَكَ} [النسائی: ۱۱] اگر اولاد میں صرف لڑکیاں ہی ہوں اور وہ دو سے زائد ہوں تو ان کا ترکہ سے دو تہائی حصہ ہے۔  
”پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الشُّشَانِ مِمَّا تَرَكَ} [النسائی: ۶۶] اور اگر بہنیں دو ہوں تو ان کو ترکہ کا دو تہائی ملے گا۔“ [بھیجے عصہ ہیں انہوں نے اصحاب  
الفروض سے باقی بچا ہوا ترکہ لینا تھا مگر موجودہ صورت میں ان کے لیے کچھ بھی نہیں بچا اس لیے وہ محبوب ہیں۔ بلکہ یہ مسئلہ عالمہ ہے۔ اصل مسئلہ تین سے ہے جس سے دو دونوں لڑکیوں  
کو اور دو چار بہنوں کو ملیں گے۔ عالمہ مسئلہ چار سے بنے گا لڑکیوں کا حصہ دو ہے جو دونوں لڑکیوں پر بلا کسر تقسیم ہو رہا ہے جبکہ چار بہنوں کا حصہ دو ان پر بلا کسر تقسیم نہیں ہوتا اور چار دو  
میں توافق بالانصاف ہے لہذا دو کو عالمہ مسئلہ ۴ میں ضرب دیں گے تو آٹھ تصحیح مسئلہ ہوگا۔ اب تصحیح سے دونوں لڑکیوں کو چار اور چاروں بہنوں کو چار ملیں گے۔ ہر لڑکی کو دو دو اور ہر  
بہن کو ایک ایک متوفاتہ کے ترکہ کو آٹھ حصوں میں تقسیم فرما کر مندرجہ بالا تفصیل کے ساتھ دونوں لڑکیوں اور چاروں بہنوں میں تقسیم کر لیں۔ واللہ اعلم ۲۱ ۷ ۱۴۲۱ھ

## قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02 ص 535

محدث فتویٰ